

C.P.L 29

ٹیلی فون نمبر 213029

روزنامہ

الفصل

Web: <http://www.alfazal.com>
Email: editor@alfazal.com

ایڈیٹر: عبدالمسیح خان

منگل یکم جون 12، 2004ء، رفق الثانی 1425 ہجری - یکم احسان 1383 شمسی جلد 54-89 نمبر 118

رات مسجد میں گزارو

ایک دفعہ باہر سے کچھ مال آیا تو آنحضرت ﷺ نے حضرت بلال کو مال تقسیم کرنے کا ارشاد فرمایا مستحقین میں تقسیم کے بعد کچھ مال بیچ گیا تو آپ نے فرمایا میں اس وقت تک اپنے گھر میں نہیں جاؤں گا جب تک اس کا ذرہ ذرہ تقسیم نہیں ہو جاتا۔ چنانچہ آپ نے وہ رات مسجد میں گزار لی اگلے دن حضرت بلال نے وہ مال کسی مستحق کو دے دیا تو آپ گھر تشریف لے گئے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الخراج باب فی الامام یقبل ہدایا المشرکین حدیث نمبر: 2656)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولانا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شے سے بچائے۔

ضرورت انسپکٹران / محررین

تحریک جدید میں انسپکٹران / محررین کی ضرورت ہے۔ خواہش مند احباب اپنی درخواستیں، تعلیمی سندت، قومی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی اور ایک عدد تصویر کے ہمراہ مورخہ 17 جون 2004ء بروز جمعرات تک امیر پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ وکالت دیوان تحریک جدید کو بھجوادیں۔ امیدوار کا ایف۔ اے / ایف ایس سی میں کم از کم سینڈ ویڈن ہونا ضروری ہے۔ بی اے / بی ایس سی بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست دہندگان کیپوٹریا کاؤنٹس کا تجربہ رکھتے ہوں۔ امیدوار کی عمر 35 سال سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔ معیار پر پورا اترنے والے امیدوار ان کا تحریری امتحان مورخہ 21 جون 2004ء بروز پیر صبح 10:00 بجے بیت الحمود (کوارٹرز تحریک جدید) میں ہوگا۔ تحریری امتحان کے لئے نصاب حسب ذیل ہوگا۔

- 1- قرآن مجید سہا نصف پارہ (ترجمہ کے ساتھ)
- 2- نماز بکمل۔ ترجمہ کے ساتھ
- 3- پہلی دس احادیث (چالیس جواہر پارے)
- 4- کتب حضرت مسیح موعود (اسلامی اصول کی فلاحی اور کشمشی نوح)

5- انگریزی / احساب۔ مطابق معیار F.Sc F.A.

6- عام دینی معلومات (شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ)

(دیکل دیوان تحریک ربوہ)

فون 213563 ٹیکس 04524-212296

ربوہ میں طلوع و غروب یکم جون 2004ء

طلوع فجر	3:23
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:06
وقت عصر	5:04
غروب آفتاب	7:11
وقت عشاء	8:49

انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت اور برکات کا پر معارف بیان

لازمی چندہ جات کو مقررہ شرح کے مطابق ادا کرنا ضروری ہے

رضاء الہی کی خاطر خرچ کرنے والے کے مال میں دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جاتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مئی 2004ء بمقام گروس گراؤجرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 مئی 2004ء کو گروس گراؤجرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت اور برکات کو قرآن کریم، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں بیان فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور متعدد زبانوں میں اس کا روانہ ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 93 تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اور تم ہرگز نیکی کو نہیں پاسکتے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کا مالی سال 30 جون کو ختم ہو رہا ہے اور 2-3 مئی سے ہر ملک کے شعبہ مال کو اپنے لازمی چندہ جات پورا کرنے کی فکر پڑ جاتی ہے۔ ان کی فکر اپنی جگہ لیکن یہ بھی تسلی رہتی ہے کہ یہ الہی سلسلہ ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہماری ضروریات کا خوب اندازہ ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ان ضروریات کو پورا کرنے کے بھی سامان اسی طرح پیدا فرمائے گا جس طرح ضروریات کو بڑھا رہا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی ہے اور مومنوں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر مہر دوشے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! روک رکھنے والے تجھ کو ہلاکت دے اور اس کا مال برباد کر دے۔ حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری راہ میں خرچ کرو تو میں سات سو گنا بڑھا کر دیتا ہوں بلکہ فرمایا اللہ جسے چاہے سات سو گنا سے بھی بڑھا کر دیتا ہے۔ حضور نے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ اپنے اخراجات میں کمی کر کے بھی چندہ جات ضرور ادا کرنے چاہئیں اور ماہہ ماہہ ادا کرنے چاہئیں خصوصاً موسمی صاحبان کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔ اپنے حسابات صاف رکھیں۔ اللہ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کریں۔ جب بھی آمد ہوا اس میں سے چندہ ادا کریں اور شرح کے مطابق چندہ دینے کی کوشش کریں۔

حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ اپنی نسبی ہمشیرہ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دے گا۔ اور اپنے نوپوں کی تحصیل کا منہ بند کر کے نہ بیٹھ جاؤ یعنی تجوی اور بخل سے کام نہ لو۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرنے کے نظارے جماعت میں بے شمار نظر آتے ہیں اس سال خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماع کے موقع پر میں نے 100 بیوت الذکر کی تعمیر کیلئے خدام الاحمدیہ کو توجہ دلائی تو اگلے ہی روز انہوں نے ایک ملین یورو (10 لاکھ) کا وعدہ کر دیا جبکہ قبل ازیں اڑھائی لاکھ یورو کا وعدہ تھا اور اتنی رقم تو وصول بھی ہو چکی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان طوطی چندہ جات کا اثر لازمی چندہ جات پر نہیں ہونا چاہئے۔ انفاق فی سبیل اللہ کھادے کیلئے نہ ہو بلکہ اللہ کی محبت حاصل کرنے کے لئے ہو حضور انور نے زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی کہ زکوٰۃ کو نصاب کے مطابق ادا کرنا ضروری ہے اور احمدی خواتین کو زکوٰۃ ادا کرنے کی طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں خاندانوں کو ان کی مدد کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ تمہارے لئے یہ ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور اللہ تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو پس خوش قسمت وہ شخص ہے جو خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ میں کوئی خدمت بجا لا کر خدا اور اس کے فرستادہ پر کوئی احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ حضرت مسیح موعود کی ان توقعات پر پورا اترتے رہیں اور مسیح موعود کی دعاؤں کے وارث بننے رہیں۔ اور ہمیشہ اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے اس کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے والے بننے رہیں۔

خطبہ جمعہ

تنگی ترشی کے حالات بھی ہوں تو خدا سے شکوہ نہیں کرنا، خدا کا فضل مانگنا ہے اور راضی برضا رہنا ہے

سگریٹ پینے والے کو چاہئے کہ وہ اس کے مضر اثرات کی وجہ سے سگریٹ نوشی ترک کر دے

(شرائط بیعت حضرت مسیح موعود پر عمل پیرا ہونے کے بعد عظیم روحانی تبدیلیوں کا روح پرور بیان)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 10 اکتوبر 2003ء بمقام ”بیت الفتوح“ مورڈن۔ لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

کہ آپ اپنے ایک لخت جگر کو سپرد خاک کر کے اپنے مولا کی رضا پر راضی اور شا کر اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے حسب معمول کمر بستہ حاضر ہو گئے ہیں۔

(رفقاء احمد جلد 11 صفحہ 165-166)

حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ”اہلیہ اور تین بچوں کی وفات ادھر مخالفوں نے اور بھی شور مچا دیا تھا۔ آبروریزی اور طرح طرح کے مالی نقصانوں کی کوشش میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا۔ غریب خانہ میں نقب زنی کا معاملہ بھی ہوا۔ اب تمام مصیبتوں میں یکجائی طور پر غور کرنے سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ عاجز راقم کسی قدر بلیہ دل دوزینہ سوز میں مبتلا رہا اور یہ سب الہی آفات و مصائب کا ظہور ہوا جس کی حضور نے پہلے سے ہی مجمل طور پر خبر کر دی تھی۔ اسی اثناء میں حضرت مسیح موعود نے ازراہ نوازش تعزیت کے طور پر ایک تسلی دہندہ چٹھی بھیجی۔ وہ بھی ایک پیشگوئی پر مشتمل تھی جو پوری ہوئی اور ہورہی ہے۔ لکھا تھا کہ واقع میں آپ کو سخت ابتلا پیش آیا۔ یہ سنت اللہ ہے تاکہ وہ اپنے مستقیم الحال بندوں کی استقامت لوگوں پر ظاہر کرے اور تاکہ صبر کرنے سے بڑے بڑے اجر بخشے۔ خدا تعالیٰ ان تمام مصیبتوں سے مخلصی عنایت کر دے گا۔ دشمن ذلیل و خوار ہوں گے جیسا کہ (-) کے زمانہ میں ہوا کہ خدا تعالیٰ نے ان کی ڈوبتی کشتی کو تھام لیا۔ ایسا ہی اس جگہ ہوگا۔ ان کی بدعائیں آخراں پر پڑیں گی۔ سو بارے الحمد للہ کہ حضور کی دعا سے ایسا ہی ہوا۔ عاجز ہر حال میں استقامت و صبر میں بڑھتا گیا۔ (رفقاء احمد جلد 6 صفحہ 12-13)

حضرت مولوی برہان الدین صاحب کا نمونہ۔ حضرت مسیح موعود ابتداء میں جب سیالکوٹ تشریف لے گئے تو حضور لیکچر دینے کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ تشریف لے جا رہے تھے اور دیگر احباب بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ گلی سے گزرتے ہوئے کسی نے ازراہ شرارت کوٹھے پر سے راکھ کی ٹوکری پھینک دی۔ حضور تو خدا کے فضل سے بچ گئے کیونکہ آپ گزر چکے تھے۔ ٹوکری کی راکھ والد صاحب کے سر پر پڑی۔ (یہ ان کے بیٹے بیان کر رہے ہیں)۔ بس پھر کیا تھا بوڑھا آدمی، سفید ریش، لوگوں کے لئے تماشائیں گیا۔ چونکہ آپ کو حضرت صاحب سے والہانہ عاشقانہ محبت تھی۔ بس پھر کیا تھا اسی جگہ کھڑے ہو گئے اور ایک حالت وجد طاری ہو گئی اور نہایت بشارت سے کہنا شروع کیا ”پامائے پا، پامائے پا، یعنی مائی یہاں ڈالو یہاں۔ فرماتے تھے شکر ہے خدا کا حضرت صاحب کے طفیل یہ انعام حاصل ہوا۔

اسی طرح ایک اور واقعہ ہے۔ حضرت صاحب جب سیالکوٹ سے واپس آئے تو خدام آپ کو گاڑی پر چڑھانے کے بعد واپس گھروں کو جا رہے تھے تو یہ کسی وجہ سے اکیلے پیچھے رہ گئے۔ تو مخالفوں نے پکڑ لیا اور نہایت ذلت آمیز سلوک کیا۔ یہاں تک کہ منہ میں گورڈ والا۔ مگر والد صاحب اسی ذلت میں عزت اور اسی دکھ میں راحت محسوس کرتے تھے۔ اور بار بار کہتے تھے ”برہانیا، ایسہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا گزشتہ جمعہ سے پہلے جمعہ کے خطبے میں میں یہ بیان کر رہا تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی جماعت میں ان دس شرائط بیعت پر عمل پیرا ہونے کا عہد کرتے ہوئے شامل ہونے کے بعد احمدیوں میں کیا تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ کچھ واقعات پیش کئے تھے اب اسی مضمون کو مزید آگے بڑھاتا ہوں۔

پانچویں شرط میں حضرت اقدس مسیح موعود نے یہ عہد لیا تھا کہ تم پر تنگی، ترشی، بلا، مصیبت، ذلت و رسوائی کے جیسے مرضی حالات ہو جائیں کبھی بھی اللہ تعالیٰ سے شکوہ نہیں کرنا۔ ہاں اس کے فضل مانگتے رہنا ہے لیکن یہ وعدہ کرتے ہوئے کہ اس کی رضا پر ہمیشہ راضی رہوں گا۔ تو اس کے چند عملی نمونے میں پیش کرتا ہوں۔

سب سے پہلے تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا نمونہ ہے۔ اگست 1905ء کو آپ کے صاحبزادے عبدالقیوم چند دن خسروہ میں مبتلا رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ اور اس وقت ان کی عمر قریباً دو سال تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے جو نمونہ دکھایا وہ یہ ہے کہ آپ نے سنت نبوی کی متابعت میں پہلے بچے کو بوسہ دیا اس پر آپ کی آنکھیں پر نم ہو گئیں اور فرمایا ”میں نے بچہ کا منہ اس واسطے نہیں کھولا تھا کہ مجھے کچھ گھبراہٹ تھی بلکہ اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ابراہیم جب فوت ہوا تھا آنحضرت نے اس کا منہ چوما تھا اور آپ کے آنسو بہہ نکلے اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی مدح کی اور فرمایا کہ جدائی تو تھوڑی دیر کے لئے بھی پسند نہیں ہوتی مگر ہم خدا کے فضلوں پر راضی ہیں۔ اسی سنت کو پورا کرنے کے واسطے میں نے بھی اس کا منہ کھولا اور چوما۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور خوشی کا مقام ہے کہ کسی سنت کے پورا کرنے کا موقع عطا ہوا۔“

یہ تو خیر اس شخص کا عمل ہے جس کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ۔ چرخش بودے اگر ہریک زامت نور دین بودے ہمیں بودے اگر ہر دل ہڈان ز نور یقین بودے کہ کیا ہی اچھا ہو اگر قوم کا ہر فرد نور دین بن جائے مگر یہ تو تب ہی ہو سکتا ہے جب ہر دل یقین کے نور سے پر ہو۔

پھر ایک مثال ہے مکرم چو ہدیری نصر اللہ خان صاحب کی۔ چو ہدیری ظفر اللہ خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ ”ہمارے ایک بھائی عزیزم چو ہدیری شکر اللہ خان صاحب مرحوم سے چھوٹے عزیزم چو ہدیری عبداللہ خان صاحب (مرحوم) سے بڑے تھے جن کا نام حمید اللہ خان تھا۔ وہ آٹھ نو سال کی عمر میں چند دن بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ ان کی وفات فجر کے وقت ہوئی۔ والد صاحب تمام رات ان کی تیمارداری میں مصروف رہے تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کی تجہیز و تکفین، جنازہ اور دفن سے فارغ ہو کر عدالت کھلنے پر حسب دستور عدالت میں اپنے کام پر حاضر ہو گئے۔ نہ موکلوں میں سے کسی کو احساس ہوا، اور نہ افسر عدالت یا آپ کے ہم پیشہ اصحاب میں سے کسی کو اطلاع ہوئی

نعمان کیتھوں۔ یعنی اے برہان الدین! یہ نعمتیں کہاں میسر آسکتی ہیں۔ یعنی دین کی خاطر کب کوئی کسی کو دکھ دیتا ہے۔ یہ تو خوش قسمتی ہے۔

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ، ستمبر 1977ء، صفحہ 14-15)

حضرت مولوی برہان الدین صاحب کے بارہ میں حضرت مولوی عبدالغنی صاحب (یعنی آپ کے بیٹے) تحریر فرماتے ہیں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد مالی حالت کا یہ حال تھا کہ مہینوں اس ارزانی کے زمانہ میں ہم گھر والوں نے کبھی کبھی کی شکل نہیں دیکھی تھی۔ ایدھن خریدنے کی بجائے شیشم کے خشک پتے جلایا کرتے تھے۔ مگر خشک پتوں سے ہانڈی نہیں پکتی۔ اس لئے پہلے دال کو گھر ہی میں بھون لیا کرتے تھے۔ اس کے بعد اسے پیس لیتے تھے۔ اب ہانڈی میں پانی، نمک، مرچ ڈال کر نیچے پتے جلانے شروع کرتے۔ جب پانی جوش کھاتا تو وہ بھی اور پسی ہوئی دال ڈال دیتے۔ یہ ہماری ترکاری ہوتی جس سے روٹی کھاتے۔

عام طور پر جوار، باجرہ اور گیہوں کی روٹی کبھی کبھار۔ بجائے گھی کے تلوں کا تیل استعمال ہوتا تھا۔ ساگ کی بجائے درختوں کی کوٹلیں ساگ کے طور پر پکا کر کھاتے تھے۔ لباس پرانے زمانہ کے زمینداروں کا تھا نہ کہ مولویوں کا، کہتے ہیں کہ دراصل والد صاحب کو حضرت صاحب سے مل کر ایک عشق اور محبت، شوق اور جوش پیدا ہو گیا تھا اور اس عشق و محبت اور وارفتگی کی وجہ سے آپ کو اپنے آرام و آسائش اور خوراک کی قطعاً پرواہ نہ تھی۔ بس ایک ہی دھن تھی کہ جو عشق کی آگ ان کے اندر تھی وہی عشق الہی، محبت رسول اور حضرت صاحب کا عشق لوگوں کے دلوں میں لگا دوں۔ اور بس ہر وقت یہی خیال، یہی جذبہ، یہی عشق، یہی غم اور یہی فکر کہ کس طرح احمدیت پھیل سکتی ہے۔ کھانے کی نہ پینے کی نہ پہننے کی پرواہ۔ جس طرح میں نے اور میری والدہ نے ان حالات میں وقت گزارا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ باوجود اس قدر تنگ دستی اور ناداری کے خودداری اور صبر اور استقلال کی ایک مضبوط چٹان تھی۔ اور دین کے معاملہ میں ایسے غیور کہ کوئی لالچ اور کسی قسم کا دوستانہ اور رشتہ دارانہ تعلق درمیان میں حائل نہیں ہو سکا، الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اور ہماری بھی ایسے ماحول میں پرورش ہوئی کہ دنیا اور مافیہا ہماری نظروں میں ہیچ۔ اس استثناء کو دیکھ کر آخروں کو نے کہنا شروع کر دیا کہ مرزا صاحب مولوی صاحب کو تنخواہ دیتے ہیں۔

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ، ستمبر 1977ء، صفحہ 11-12)

حضرت اماں جان کے بے مثال صبر کا نمونہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی کے آخری لمحات کے وقت حضرت اماں جان نے بجائے دنیا دار عورتوں کی طرح رونے چیخنے اور بے صبری کے کلمات منہ سے نکالنے کے صرف اللہ تعالیٰ کے حضور گر کے سجدہ میں نہایت عجز و انکسار کے ساتھ دعائیں مانگنے کا پاک نمونہ دکھایا۔ جب اخیر میں سینس پڑھی گئی اور حضور کی روح مقدس قفسِ عضری سے پرواز کر کے اپنے محبوب حقیقی کے حضور حاضر ہو گئی تو حضرت اماں جان نے فرمایا انا للہ (-) اور بس خاموش ہو گئیں کسی قسم کا جزع فزع نہیں کیا۔ اندر بعض مستورات نے رونا شروع کیا آپ نے ان عورتوں کو بڑے زور سے جھٹک دیا اور کہا میرے تو خاوند تھے میں نہیں روتی تم رونے والی کون ہو۔ یہ صبر و استقلال کا نمونہ ایک ایسی پاک عورت سے جو ناز و نعمت میں پلی ہو اور جس کا ایسا روحانی بادشاہ اور ناز اٹھانے والا مقدس خاوند انتقال کر جائے، ایک زبردست اعجاز تھا۔ (تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 547)

پھر بچوں کو بھی یہی نصیحت کی کہ یہ نہ سمجھنا کہ تمہارا باپ تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ کر گیا بلکہ دعاؤں کا ایک بڑا عظیم خزانہ چھوڑ کر گئے ہیں جو وقت پر تمہارے کام آتا رہے گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود چاہتے تھے کہ آپ کی جماعت میں شامل ہونے والا ہر شخص قرآن کریم کے حکموں پر عمل کرنے والا ہو اور کم از کم عمل کرنے کی کوشش کرنے والا ہو، اس کو ماننے والا ہو۔ اگر ایک حکم کو بھی نہیں مانتا تو فرمایا کہ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ چاہتے تھے کہ آپ کے ماننے والے دنیا کی رسوں سے بالا ہو کر دنیا کے لالچوں اور فضول رسوں سے بچنے والے

ہوں۔ اور انہی اعمال کو بجالانے کی کوشش کرنے والے ہوں جن کا خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ اور خدا کے رسول نے وہی حکم دیا ہے جو خدا کا قرآن میں حکم ہے۔ تبھی تو جب کسی نے حضرت عائشہ سے پوچھا تھا کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بارہ میں بتائیں تو آپ نے فرمایا کیا قرآن نہیں پڑھتے۔ جو قرآن میں خلق بیان ہوئے ہیں وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق تھے۔ اس لئے حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ میں تو اپنے آقا اور مطاع کی پیروی کرتا ہوں اور قرآن کے ہر حکم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہوں۔ تم بھی اگر ایسی اتباع کرنے کی کوشش کرو گے تو میری جماعت میں شمار ہو گے اور بیعت کرنے کے بعد پھر اس کے نمونے بھی جماعت نے دکھائے۔

سب سے پہلے ایک خاتون کا نمونہ یہاں پیش کرتا ہوں۔ یہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ تھیں۔ ان کے بھانجے چوہدری بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے چوہدری صاحب کو بیان کیا، چوہدری صاحب نے یہ لکھا ہے یہاں کہ والدہ صاحبہ کو بدعات رسوم سے کس قدر نفرت تھی اس کا اندازہ اس طرح ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میری شادی کا موقعہ تھا (چوہدری بشیر صاحب کی)۔ نکاح کے بعد مجھے زنانہ میں بلایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ جیسے دیہات میں رواج ہے دونشتوں کا ایک دوسرے کے مقابل انتظام کیا گیا ہے اور مجھ سے توقع کی جا رہی ہے کہ میں ایک نشست پر بیٹھ جاؤں اور دوسری پر دلہن کو بٹھا دیا جائے۔ اور بعض رسوم ادا کی جائیں جنہیں پنجابی میں پیڑ و گھوڑی کہلاتا ہے۔ میں دل میں گھبرایا۔ لیکن پھر میں نے خیال کیا کہ اس وقت عورتوں کے ساتھ بحث اور ضد مناسب نہیں اور میں اس نشست پر جو میرے لئے تجویز کی گئی تھی بیٹھ گیا اور ان اشیاء کی طرف جو اس رسم کے لئے چھائی گئی تھیں ہاتھ بڑھایا۔ اتنے میں مسمانی صاحبہ (یعنی چوہدری صاحب کی والدہ نے) میرا ہاتھ کھائی سے مضبوط پکڑ کر پیچھے بٹا دیا اور کہا: نہ بیٹا یہ شرک کی باتیں ہیں۔ اس سے مجھے بھی حوصلہ ہو گیا، میں نے ان اشیاء کو اپنے ہاتھ کے ساتھ بکھیر دیا اور کھڑے ہو کر کہہ دیا کہ میں ان رسوم میں شامل نہیں ہوں گا اور اس طرح میری مخلصی ہوئی۔

آج بھی عورتوں کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ صرف اپنے علاقہ کی یا ملک کی رسموں کے پیچھے نہ چل پڑیں۔ بلکہ جہاں بھی ایسی رسمیں دیکھیں جن سے ہلکا سا بھی شائبہ شرک کا ہوتا ہو تو ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ کرے تمام احمدی خواتین اسی جذبہ کے ساتھ اپنی اور اپنی نسلوں کی تربیت کرنے والی ہوں۔ ہمارے ملکوں میں، پاکستان اور ہندوستان وغیرہ میں مسلمانوں میں بھی یہ رواج ہے کہ لڑکیوں کو پوری جائیداد نہیں دیتے۔ پوری کیا، دیتے ہی نہیں۔ خاص طور پر دیہاتی لوگوں میں، زمینداروں میں۔ اس کا ایک نمونہ ہے، چوہدری نصر اللہ خان صاحب کا۔ چوہدری صاحب لکھتے ہیں کہ ہماری ہمیشہ صاحبہ مرحومہ کو اس زمانہ کے رواج کے مطابق والد صاحب نے ان کی شادی کے موقع پر بہت سارا جہیز دیا اور پھر آپ نے یہ وصیت بھی کر دی کہ آپ کا ورثہ شریعت محمدی کے مطابق تقسیم بھی ہوگا، لڑکوں میں بھی اور لڑکیوں میں بھی۔ چنانچہ اس کے مطابق ان کی وفات کے بعد ان کی بیٹی کو بھی شریعت کے مطابق حصہ دیا گیا۔

ایک واقعہ ہے: حضرت اقدس مسیح موعود 1892ء میں جاندھر تشریف لے گئے تھے۔ حضور کی رہائش بالائی منزل پر تھی۔ کسی خادمہ نے گھر میں حقہ رکھا اور چلی گئی اسی دوران حقہ گر پڑا اور بعض چیزیں آگ سے جل گئیں۔ حضور نے اس بات پر حقہ پینے والوں سے ناراضگی اور حقہ سے نفرت کا اظہار فرمایا۔ یہ خبر نیچے احمدیوں تک پہنچی جن میں سے کئی حقہ پیتے تھے اور ان کے حقے بھی مکان میں موجود تھے۔ انہیں جب حضور کی ناراضگی کا علم ہوا تو سب حقہ والوں نے اپنے حقے توڑ دیئے اور حقہ پینا ترک کر دیا۔ جب عام جماعت کو بھی معلوم ہوا کہ حضور حقہ کو ناپسند فرماتے ہیں تو بہت سے باہمت احمدیوں نے حقہ ترک کر دیا۔

(رفقاء احمد جلد 10 صفحہ 157 یکے از 313)

اپنے فیصلے پر قائم رہے اور پھر انہوں نے اس گندے کاروبار میں ہاتھ ڈالنے کی کوشش نہیں کی۔ امرتسر کے ایک غیر از جماعت میاں محمد اسلم صاحب مارچ 1913ء میں قادیان تشریف لائے تھے۔ وہ حضرت خلیفۃ الاول کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ ”مولوی نور الدین صاحب نے جو بوجہ مرزا صاحب کے خلیفہ ہونے کے اس وقت احمدی جماعت کے مسلمہ پیشوا ہیں۔ جہاں تک میں نے دودن ان کی مجالس وعظ ودرس قرآن شریف میں رہ کر ان کے کام کے متعلق غور کیا ہے مجھے وہ نہایت پاکیزہ اور محض خالصتاً اللہ کے اصول پر نظر آیا۔ کیونکہ مولوی صاحب کا طرز عمل قطعاً ریاء و معالفت سے پاک ہے اور ان کے آئینہ دل میں صداقت (-) کا ایک زبردست جوش ہے جو معرفت توحید کے شفاف چشمے کی وضع میں قرآن مجید کی آیتوں کی تفسیر کے ذریعے ہر وقت ان کے بے ریاء سینے سے اہل اہل کر تشنگان معرفت توحید کو فیضیاب کر رہا ہے۔ اگر حقیقی (-) قرآن مجید ہے تو قرآن مجید کی صادقانہ محبت جیسی کہ مولوی صاحب موصوف میں میں نے دیکھی ہے اور کسی شخص میں نہیں دیکھی۔ یہ نہیں کہ تقلیداً ایسا کرنے پر مجبور ہیں۔ نہیں بلکہ وہ ایک زبردست فلسوف انسان ہے اور نہایت ہی زبردست فلسفیانہ تنقید کے ذریعے قرآن مجید کی محبت میں گرفتار ہو گیا ہے۔ کیونکہ جس قسم کی زبردست فلسفیانہ تفسیر قرآن مجید کی میں نے ان کے درس قرآن مجید کے موقع پر سنی ہے غالباً دنیا میں چند آدمی ایسا کرنے کی اہلیت اس وقت رکھتے ہوں گے۔“

(بدر 13 مارچ 1913ء حیات نور صفحہ 611-612)

پھر ایک وصیت ہے جو حضرت ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب نے اپنی اولاد کو کی۔ فرمایا: قرآن شریف کو اپنا دستور العمل بناؤ اور اجنبیت کی پیروی اور سلسلہ عالیہ کی ترقی اور اشاعت (-) میں ہمہ تن مصروف رہو اور اپنی آنکھوں کو بھی انہی امور کی پابندی کے لئے تیار رکھو۔ (سیرت سید عبدالستار شاہ صاحب صفحہ 193) یہ نصیحت تو ہر احمدی کو ہر وقت پیش نظر رکھنی چاہئے۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب لکھتے ہیں حضرت ملک مولانا بخش صاحب کے بارہ میں کہ: آپ کو قرآن کریم سے خاص شغف تھا اور قرآنی معارف و حقائق سننے کے لئے باوجود بیماری اور کمزوری کے تعہد کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ کئی ماہ تک موسم سرما میں صبح کی نماز محلہ دارالفضل سے آ کر دارالرحمت میں اس لئے ادا کرتے رہے کہ مکرم مولانا غلام رسول صاحب راجپلی اس (-) میں درس قرآن دیا کرتے تھے۔ اور وہ ان کے حقائق و معارف سے مستفیض ہوں۔ اور پھر رمضان المبارک میں جو درس (-) اقصیٰ میں ہوتا اس میں بھی التزام کے ساتھ شریک ہوتے اور قرآن کریم کو کثرت سے پڑھتے اور غور سے پڑھتے جہاں خود فائدہ اٹھاتے وہاں دوسروں کو بھی شامل کرتے۔ عمر کے آخری حصہ میں کہتے ہیں دن میں کئی کئی بار جب بھی دیکھو قرآن شریف پڑھ رہے ہوتے تھے۔ اور کاپی اور قلم پاس رکھتے۔ جب کسی آیت کی لطیف تفسیر سمجھ میں آتی اس کو نوٹ کرتے اور بعد میں اپنے گھروالوں کو بھی سناتے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ اس وقت جب وہ گھروالوں کو سنا رہے ہوتے تو ان کے چہرے سے یوں معلوم ہوتا کہ آپ کی دلی خواہش ہے کہ آپ کی اولاد قرآن کریم کی عاشق ہو۔ (رفقاء احمد جلد 1 صفحہ 124-125)

گیمبیا کے ایک عیسائی نوجوان نے احمدیت قبول کی تو ماں نے اس کی شدید مخالفت شروع کر دی۔ پہلے تو وہ برداشت کرتا رہا مگر جب اس کی ماں نے قرآن کریم کی توجین شروع کی تو گھر چھوڑ کر نکل گیا اور دوبارہ اس گھر میں نہیں گیا۔

(ضمیمہ ماہنامہ انصار اللہ ستمبر 1987ء صفحہ 6)

تو اس زمانہ میں بھی افریقہ کے دور دراز ملکوں میں بھی یہ معجزے رونما ہو رہے ہیں۔ (-) میں چار شادیوں تک کی اجازت ہے جس کو بعض لوگ حکم بنا لیتے ہیں، بہر حال اجازت ہے۔ تو افریقہ میں رواج ہے کہ جتنا بڑا کوئی آدمی ہو، یا پیسے والا ہو یا چیف ہو تو بعض دفعہ بعض قبائل میں چار سے زیادہ نوں تک شادیاں کر لیتے ہیں۔ سیرالیون کے علی روجرز صاحب نے

مرزا احمد بیگ صاحب ساہیوال بھی روایت کرتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ میرے ماموں مرزا غلام اللہ صاحب سے فرمایا کہ مرزا صاحب دوستوں کو حقہ چھوڑنے کی تلقین کیا کریں۔ ماموں صاحب خود حقہ پیتے تھے انہوں نے حضور سے عرض کیا بہت اچھا حضور۔ مگر آ کر اپنا حقہ جو دیوار کے ساتھ کھڑا تھا اسے توڑ دیا۔ ممانی جان نے سمجھا کہ آج شاید حقہ دھوپ میں پڑا رہا ہے اس لئے یہ فعل ناراضگی کا نتیجہ ہے لیکن جب ماموں نے کسی کو کچھ بھی نہ کہا تو ممانی صاحبہ نے پوچھا آج حقہ پے کیا ناراضگی آگئی تھی؟ فرمایا مجھے حضرت صاحب نے حقہ پینے سے لوگوں کو منع کرنے کی تلقین کرنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے اور میں خود حقہ پیتا ہوں اس لئے پہلے اپنے حقہ کو توڑا ہے۔ چنانچہ ماموں صاحب نے مرتے دم تک حقہ کو ہاتھ نہ لگایا اور دوسروں کو بھی حقہ چھوڑنے کی تلقین کرتے رہے۔ (سوانح فضل عمر جلد 2 صفحہ 24)

آج کل یہی برائی ہے حقہ والی جو سگریٹ کی صورت میں رائج ہے۔ تو جو سگریٹ پینے والے ہیں ان کو کوشش کرنی چاہئے کہ سگریٹ چھوڑیں۔ کیونکہ چھوٹی عمر میں خاص طور پر سگریٹ کی بیماری جو ہے وہ آگے سگریٹ کی کئی قسمیں نکل آئی ہوئی ہیں جن میں نشا آور چیزیں ملا کر پیا جاتا ہے۔ تو وہ نوجوانوں کی زندگی برباد کرنے کی طرف ایک قدم ہے جو دجال کا پھیلا ہوا ہے اور بد قسمتی سے مسلمان ممالک بھی اس میں شامل ہیں۔ بہر حال ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ کوشش کریں کہ سگریٹ نوشی کو ترک کریں۔

حضرت منشی برکت علی خاں صاحب (-) حضرت اقدس شملہ میں ملازم تھے۔ احمدی ہونے سے پہلے انہوں نے ایک لائبریری ڈالی ہوئی تھی وہ لائبریری نکلی تو ساڑھے سات ہزار کی رقم ان کے حصے میں آئی۔ (دس زمانہ میں)۔ انہوں نے حضور سے پوچھا تو حضور نے اسے جو آقا پرارہ پلا اور فرمایا اپنی ذات میں ایک پیسہ بھی خرچ نہ کریں۔ حضرت منشی صاحب نے وہ ساری رقم غرباء اور مساکین میں تقسیم کر دی۔ (رفقاء احمد جلد 3 صفحہ 33)

تو یہی آج کل یہاں یورپ میں رواج ہے، مغرب میں رواج ہے لائبریری کا کہ جو لوگ لائبریری ڈالتے ہیں اور ان کی رقمیں نکلتی ہیں وہ قطعاً ان کے لئے جائز نہیں بلکہ حرام ہیں۔ اسی طرح جس طرح جوئے کی رقم حرام ہے۔ اول تو لینی نہیں چاہئے اور اگر غلطی سے نکل بھی آئی ہے تو پھر اپنے پر استعمال نہیں ہو سکتی۔

ایک واقعہ یہیں آپ کے ملک انگلستان کا محترم بشیر آرچرڈ صاحب کا ہے جنہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنے اندر جو تہذیبیاں پیدا کیں اور اس کے بعد اپنی زندگی وقف کی۔ 1944ء میں احمدی ہوئے تھے اور قادیان میں کچھ عرصہ دینی تعلیم حاصل کی اور جیسا کہ میں نے کہا ہے اپنی زندگی وقف کر دی۔ اور اس کے بعد ان کی زندگی میں ایک عظیم انقلاب برپا ہوا۔ عبادات الہی اور دعاؤں میں بے انتہا شغف پیدا ہو گیا۔ ان کے قادیان کے پہلے دورہ کا سب سے پہلا شرہ ترک شراب نوشی تھا۔ شراب بہت پیا کرتے تھے۔ فوری طور پر انہوں نے پہلے شراب ترک کی۔ انہوں نے جوئے اور شراب نوشی سے توبہ کر لی اور ان دونوں چیزوں سے ہمیشہ کے لئے کنارہ کشی اختیار کی، ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا۔ (الفضل 10 جنوری 1978ء)

اس زمانہ میں بھی، آج کل بھی چند سال پہلے بعض احمدی یہاں بھی، جرمنی وغیرہ میں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی ایسے کاروبار جن میں ریستورانٹ میں، ہوٹلوں میں جہاں شراب کا کاروبار ہوتا تھا۔ حدیث کے مطابق شراب کشید کرنے والا، شراب پلانے والا، شراب بیچنے والا، رکھنے والا، ہر قسم کے لوگوں کو کہا گیا کہ یہ جہنمی ہیں اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اعلان فرمایا تھا کہ جو بھی احمدی اس کاروبار میں ملوث ہیں ان کو فوری طور پر یہ کاروبار ترک کر دینا چاہئے ورنہ ان کے خلاف سخت نوٹس لیا جائے گا۔ تو خود ہی حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی بھاری تعداد نے اس کاروبار کو ترک کر دیا۔ اور بعضوں کو تو خدا تعالیٰ نے فوراً بہت بہتر کاروبار عطا کئے اور بعضوں کو ابتلاء میں بھی ڈالا۔ اور وہ لمبے عرصہ تک کاروبار سے محروم رہے۔ لیکن وہ چنگلی کے ساتھ

اس سعادت کا عشرِ عشر بھی حاصل کر سکیں جس کو غریب لوگ کامل طور پر حاصل کر لیتے ہیں۔ اس لئے آپ نے فرمایا تھا کہ جماعت میں شامل ہونے کے لئے عاجزی شرط ہے۔ تاکہ دین کو صحیح طور پر سمجھ سکو اور اس پر عمل کر سکو۔ اب یہ تبدیلیاں کس طرح ہوئیں اس کے چند نمونے میں پیش کرتا ہوں۔

حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب ایک جید عالم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک آسودہ حال خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اور اس کے باوجود آپ کی پاکیزگی، انکسار اور سادگی قابلِ مثال تھی۔ اور حضرت مسیح موعود کے دامن سے وابستہ ہو کر اور حضور کی غلامی کا ہوا اگر دن میں ڈال کر آپ نے دنیا طلبی کی خواہش ہی دل سے نکال دی۔ مدرسہ احمدیہ کی ملازمت کا سارا عرصہ ایک مختصر سے مکان میں گزار دیا جو دراصل ایک چڑا سی کے بھی لائق نہ تھا۔ جب حضور کے در کی غلامی کی خاطر دنیا بھر کو چھوڑ دیا تو دنیوی چیزوں کی راحت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(رفقاء احمد جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 9)

پھر یہاں ہمارے مثال ہے مولوی برہان الدین صاحب کی، عاجزی کے بارہ میں۔ ایک دفعہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو خدا جانے کہاں خیال پہنچا کہ رونا ہی شروع کر دیا۔ حضور نے بہت پیار سے پوچھا کہ مولوی صاحب خیر تو ہے؟ عرض کیا حضور پہلے میں کوٹھی بنا، پھر بولی بنا، پھر غزنی بنا، اب مرزا بنی بنا ہوں۔ رونا تو اس بات کا ہے کہ عمر اخیر ہو گئی اور میں جھڈو کا جھڈو ہی رہ گیا۔ یعنی پہلے میں نے کوٹھی والے پیر صاحب کی قدم بوسی حاصل کی۔ اس کے بعد باؤلی صاحب والے بزرگ کی خدمت میں رہا۔ اس کے بعد مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کی خدمت میں پہنچا۔ اب میں حضور کی خدمت میں آ گیا ہوں۔ رونا تو اس بات کا ہے کہ میں وہی نالائق کا نالائق ہی رہا۔ (یہ عاجزی تھی ان کی)۔

اس پر حضور نے مولوی صاحب کو بہت محبت پیار کیا۔ اور تسلی دی۔ فرمایا: مولوی صاحب! گھبرائیں نہیں۔ جہاں آپ نے پہنچنا تھا وہاں آپ پہنچ گئے۔ اب گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے تب جا کر سکون اور قرار ہوا۔ (ماہنامہ انصار اللہ ربوہ ستمبر 1977ء صفحہ 14)

حضرت اقدس مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں کہ:

”جی نبی اللہ سید فضل شاہ صاحب لاہوری اصل سکندریاست جموں نہایت صاف باطن اور محبت اور اخلاص سے بھرے ہوئے اور کامل اعتقاد کے نور سے منور ہیں اور مال و جان سے حاضر ہیں اور ادب اور حسن ظن جو اس راہ میں ضروریات سے ہے ایک عجیب انکسار کے ساتھ ان میں پایا جاتا ہے وہ تہ دل سے سچی اور پاک اور کامل ارادت اس عاجز سے رکھتے رہیں اور لہجہ تعلق اور حب میں اعلیٰ درجہ انہیں حاصل ہے اور بیکرگی اور وفاداری کی صفت ان میں صاف طور پر نمایاں ہے اور ان کے برادر حقیقی ناصر شاہ بھی اس عاجز سے تعلق بیعت رکھتے ہیں اور ان کے ماموں منشی کرم الہی صاحب بھی اس عاجز کے بیکرنگ دوست ہیں۔“

(ازالہ اوہام - روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 532)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:-

”جی نبی اللہ منشی رستم علی ڈپٹی انسپٹر پولیس ریلوے۔ (ہمارے ملکوں میں پولیس کا محکمہ بہت بدنام ہے۔ اس لحاظ سے اگر اس پس منظر میں دیکھیں تو پھر سمجھ آتی ہے)۔ کہ یہ ایک جوان صالح اخلاص سے بھرا ہوا میرے اول درجہ کے دوستوں میں سے ہے۔ ان کے چہرے پر ہی علامات غربت و بے نفسی و اخلاص ظاہر ہیں۔ کسی ابتلاء کے وقت میں نے اس دوست کو متزلزل نہیں پایا۔ اور جس روز سے ارادت کے ساتھ انہوں نے میری طرف رجوع کیا اس ارادت میں قبض اور افسردگی نہیں بلکہ روز افزوں ہے۔“ یعنی ترقی کی طرف ہی بڑھ رہے ہیں۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 536)

پھر اس میں تھا کہ ”تکبر سے پرہیز کریں گے، اس بارہ میں سید محمد سرور شاہ صاحب کی

مثال دیتا ہوں۔“

جب احمدیت قبول کی تھی تو اس وقت وہ جوان تھے اور ان کی بارہ بیویاں تھیں۔ جماعت کے مربی مولانا نذیر احمد صاحب علی نے انہیں فرمایا کہ اب آپ احمدی ہو چکے ہیں اس لئے قرآنی تعلیم کے مطابق چار بیویاں رکھ سکتے ہیں۔ باقی کو بہر حال طلاق اور نان نفقہ دے کر رخصت کریں۔ انہوں نے نہ صرف اس ہدایت پر فوراً عمل کیا بلکہ ان کے کہنے پر جو پہلی چار بیویاں تھیں وہ اپنے پاس رکھیں اور نو جوان بیویوں کو رخصت کر دیا۔ تو یہ تبدیلی ایک انقلاب ہے۔

پھر ہمارے ایک مربی تھے یونس خالد صاحب وہ لکھتے ہیں کہ: دی وی کاہلو صاحب بذریعہ کشف احمدی ہوئے تھے۔ مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب کے زمانے میں۔ پھر بعد میں وہ جماعت احمدیہ سیرالیون کے امیر بھی رہے۔ احمدی ہونے سے پہلے بالکل آزاد ماحول تھا۔ اور ان کا ماحول تو اس حد تک آزاد تھا کہ ان کا پیشہ بھی، ویسے بھی وہ ڈانسر تھے۔ لیکن بیعت کے فوراً بعد اپنے اندر تبدیلی پیدا کی۔ تقویٰ و طہارت عبادت، خدا خوفی اور دیانت میں ایک مقام بنا لیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی ترقیات سے نوازا۔ اور آپ علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف بھی تھے۔ جس علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف تھے وہاں بیروں کی بہت بڑی کانیں تھیں۔ آپ صاحب اختیار تھے۔ کیونکہ ان علاقوں میں چیف کافی اختیار والے ہوتے ہیں۔ آپ اگر چاہتے تو لاکھوں کروڑوں روپیہ کا فائدہ اٹھا سکتے تھے لیکن احمدیت کی حسین اور پاکیزہ تعلیم کی وجہ سے یہ دولت اپنے اوپر حرام سمجھی اور سادہ اور رویشنا زندگی گزارتے رہے۔ اور اونچی سطح میں بھی مشہور تھا کہ مسز وی کاہلو ایک انتہائی دیانت دار پیراماؤنٹ چیف ہیں۔ نہ خود رشوت لیتا ہے اور نہ ہی عملہ کو لینے دیتا ہے۔ تو کہتے ہیں کہ جب آپ بیمار ہوئے۔ ایک دن میں ان کی عیادت کے لئے گیا تو مجھے بلا کر کہتے ہیں کہ یونس! میری آنکھوں کے سامنے ہر وقت بزرنگ کا..... لکھا ہوتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ میں نے انہیں کہا کہ چیف آپ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اور عشق ہے۔ یہ اس کا نتیجہ ہے۔ تو کہتے ہیں کہ میں دو ماہ تک جاتا رہا اور وہ یہی کہتے رہے کہ..... بزرنگ کی روشنی سے ہمیشہ لکھا ہوا نظر آتا ہے۔

ساتویں شرط یہ بھی تھی کہ عاجزی اور خوش خلقی اور مسکینی وغیرہ کی طرف توجہ رہے گی۔ تو انبیاء کو تو زیادہ تر وہی لوگ مانتے ہیں جو غریب مزاج اور مالی لحاظ سے کم وسعت والے بھی ہوں لیکن قربانیوں میں امراء سے زیادہ حوصلہ کے ساتھ اپنا مال خرچ کرنے والے ہوتے ہیں بلکہ جان کی قربانی بھی دینی پڑے تو دریغ نہیں کرتے اور کبھی بھی بڑائی بیان کرنے والے یا تکبر و نخوت کا اظہار کرنے والے نہیں ہوتے بلکہ ہر چھوٹے بڑے کے سامنے انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ رہتے ہیں اور انکساری اور عاجزی کے بڑے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور الہی جماعتوں کی ترقی کا راز اسی میں ہے کہ جتنے زیادہ سے زیادہ عاجز مسکین لوگ جو فرد تھی اور عاجزی کے اعلیٰ نمونے دکھانے والے ہوں وہ نظر آئیں اتنی زیادہ ترقی و رفتار بھی تیز ہوتی ہے اور سچی کو ماننے والے بھی ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جیسا کہ پہلے میں نے کہا۔ تو انبیاء کی نظر جب ایسے دلوں پر پڑتی ہے تو انہیں مزید جلا بخشتی ہے، انہیں مزید چکا دیتی ہے۔ اور وہ جو عاجزی دکھانے والے لوگ ہوتے ہیں ان کو اگر دوسروں کی خاطر اپنی جگہ چھوڑ کر اگر جو تیوں میں بھی بیٹھنا پڑے تو وہ بیٹھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن مامور زمانہ کی نظر اتنی قیافہ شناس ہوتی ہے کہ ایسے لوگوں کو پہچان لیتی ہے اور پھر اس عاجزی کا بدلہ دینے کے لئے اور اپنی جماعت کو سمجھانے کے لئے کہ میری جماعت میں عاجز اور مسکین کا مقام ہی سب سے اعلیٰ ہے۔ عاجز انسانوں کو وہاں سے اٹھا کر اپنے پاس بیٹھا لیتے ہیں اور کھانے کے وقت بلا کر اپنے ساتھ اپنی پلیٹ میں کھانا کھلاتے ہیں۔ تو یہ قدر بھی انبیاء ان کی اس لئے کرتے ہیں کہ اس عاجزی کی وجہ سے ایسے لوگ دین کو جلد قبول کرتے ہیں اور دینی تعلیمات پر مکمل طور پر عمل پیرا ہونے والے ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ غریب لوگ تکبر نہیں کرتے اور پوری تواضع کے ساتھ حق کو قبول کرتے ہیں۔ فرمایا: میں سچ کہتا ہوں کہ دولت مندوں میں ایسے لوگ بہت کم ہیں جو

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے بارہ میں کہ:

”اس بزرگ مرحوم میں نہایت قابل رشک یہ صفت تھی کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتا تھا۔ اور درحقیقت ان راستبازوں میں سے تھا جو خدا سے ڈر کر اپنے تقویٰ اور اطاعت الہی کو انتہا تک پہنچاتے ہیں۔ اور خدا کے خوش کرنے کے لئے اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان اور عزت اور مال کو ایک ناکارہ خس و خاشاک کی طرح اپنے ہاتھ سے چھوڑ دینے کو تیار ہوتے ہیں۔ اس کی ایمانی قوت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اگر میں اس کو ایک بڑے سے بڑے پہاڑ سے تشبیہ دوں تو میں ڈرتا ہوں کہ میری تشبیہ ناقص نہ ہو۔ اکثر لوگ باوجود بیعت کے اور باوجود میرے دعوے کی تصدیق کے پھر بھی دنیا کو دین پر مقدم رکھنے کے زہریلے تخم سے بھکی نجات نہیں پاتے بلکہ کچھ ملونی ان میں باقی رہ جاتی ہے اور ایک پوشیدہ بخل خواہ وہ جان کے متعلق ہو خواہ آبرو کے متعلق اور خواہ مال کے اور خواہ اخلاقی حالتوں کے متعلق ان کے نامکمل نفسوں میں پایا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے ان کی نسبت ہمیشہ میری یہ حالت رہتی ہے کہ میں ہمیشہ کسی خدمت دینی کے پیش کرنے کے وقت ڈرتا رہتا ہوں کہ ان کو ابتلا پیش نہ آوے۔ اور اس خدمت کو اپنے پرائیک بوجھ سمجھ کر اپنی بیعت کو الوداع نہ کہہ دیں۔ لیکن میں کن الفاظ سے اس بزرگ مرحوم کی تعریف کروں جس نے اپنے مال اور آبرو اور جان کو میری پیروی میں یوں پھینک دیا کہ جس طرح کوئی ردی چیز پھینک دی جاتی ہے۔ اکثر لوگوں کو میں دیکھتا ہوں کہ ان کا اول اور آخر برابر نہیں ہوتا اور ادنیٰ سی ٹھوکر یا شیطانی وسوسہ یا بد صحبت سے وہ گر جاتے ہیں۔ مگر اس جو ان مرحوم کی استقامت کی تفصیل میں کن الفاظ میں بیان کروں کہ وہ نور یقین میں دم بدم ترقی کرتا گیا۔“

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 10)

پھر آپ نے فرمایا ”شہید مرحوم نے مرکز میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونے کی محتاج تھی۔ اب تک ان میں ایسے بھی پائے جاتے ہیں کہ جو شخص ان میں سے ادنیٰ خدمت بجالاتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اس نے بڑا کام کیا ہے۔ اور قریب ہے کہ وہ میرے پراحسان رکھے۔ حالانکہ خدا کا اس پراحسان ہے کہ اس خدمت کے لئے اس نے اس کو توفیق دی۔ بعض ایسے ہیں کہ پورے زور اور پورے صدق سے اس طرف نہیں آئے۔ اور جس قوت ایمان اور انتہا درجہ کے صدق و صفا کا وہ دعویٰ کرتے ہیں آخر تک اس پر قائم نہیں رہ سکتے۔ اور دنیا کی محبت کے لئے دین کو کھود دیتے ہیں اور کسی ادنیٰ امتحان کی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ خدا کے سلسلے میں بھی داخل ہو کر ان کی دنیا داری کم نہیں ہوتی۔ لیکن خدا تعالیٰ کا ہزار ہا شکر ہے کہ ایسے بھی ہیں کہ وہ سچے دل سے ایمان لائے اور سچے دل سے اس طرف کو اختیار کیا۔ اور اس راہ کے لئے ہر ایک دکھ اٹھانے کے لئے طیار ہیں۔ لیکن جس نمونہ کو اس جواں مرد نے ظاہر کر دیا۔ اب تک وہ قوتیں اس جماعت کی مخفی ہیں۔ خدا سب کو وہ ایمان سکھاوے اور وہ استقامت بخشنے جس کا اس شہید مرحوم نے نمونہ پیش کیا ہے۔ یہ دنیوی زندگی جو شیطانی حملوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے کامل انسان بننے سے روکتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں بہت داخل ہوں گے مگر افسوس کہ تھوڑے ہیں کہ یہ نمونہ دکھائیں گے۔“ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 57-58)

پھر آپ فرماتے ہیں:-

”شاہزادہ عبداللطیف کے لئے جو شہادت مقدر تھی وہ ہو چکی اب ظالم کا پاداش باقی ہے۔ (-) (سورۃ ظہ: 57) افسوس کہ یہ امیر زیر آبیچ (-) (النساء: 94) داخل ہو گیا۔ اور ایک ذرہ خدا تعالیٰ کا خوف نہ کیا۔ اور مومن بھی ایسا مومن کہ اگر کابل کی تمام سر زمین میں اس کی نظیر تلاش کی جائے تو تلاش کرنا لا حاصل ہے۔ ایسے لوگ اکسیر احمر کے حکم میں ہیں۔ جو صدق دل سے ایمان اور حق کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں۔ اور زن و فرزند کی کچھ بھی پروا نہیں کرتے۔ اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا۔ اور جو لوگ میری

خداوند تعالیٰ کے پورے فرمانبردار (-) بن جائیں۔ ہماری شرائط بیعت میں ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں اور اپنی مہربان گورنمنٹ کے شکر گزار ہوں، اس کی پوری اطاعت کریں۔ یہی چیز مجھ کو یہاں رکھ رہی ہے کہ جوں جوں مجھ میں ایمان بڑھتا جاتا ہے اسی قدر دنیا بچ معلوم ہوتی جاتی ہے اور دین مقدم ہوتا جاتا ہے۔ خداوند تعالیٰ اور انسان کے احسان کے شکر کا احساس بھی بڑھتا جاتا ہے اسی طرح گورنمنٹ عالیہ کی فرمانبرداری اور شکرگزاری دل میں پوری طرح سے گھر کرتی جاتی ہے۔

(رفقاء احمد جلد 2 صفحہ 126 تا 129)

پھر حکیم فضل دین صاحب کا نمونہ ہمدردی (-) کے بارہ میں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”جی بی فی اللہ حکیم فضل دین صاحب بھیروی۔ حکیم صاحب انویم مولوی حکیم نور دین صاحب کے دوستوں میں سے اور ان کے رنگ اخلاق سے رنگین اور بہت بااخلاص آدمی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ان کو اللہ اور رسول سے سچی محبت ہے اور اسی وجہ سے وہ اس عاجز کو خادم دین دیکھ کر حُبِ اللہ کی شرط کو بجالارہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہیں دین..... کی حقانیت کے پھیلانے میں اسی عشق کا وافر حصہ ملا ہے جو تقسیم ازلی سے میرے پیارے بھائی مولوی حکیم نور دین صاحب کو دیا گیا ہے۔ وہ اس سلسلہ کے دینی اخراجات کو بنظر غور دیکھ کر ہمیشہ اس فکر میں رہتے ہیں کہ چندہ کی صورت پر کوئی ان کو احسن انتظام ہو جائے۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 522)

جب 1923ء میں کارزار شدھی گرم کیا گیا تو احمدی ”مریان“ کا یہ حال تھا کہ وہ تیز چلچلاتی دھوپ میں کئی کئی میل روزانہ پیدل سفر کرتے۔ بعض اوقات کھانا تو کیا پانی بھی نہیں ملتا تھا۔ اکثر اوقات کچا پکا باسی کھانا کھاتے یا بھنے ہوئے چنے کھا لیتے اور پانی پی کر گزارہ کرتے۔ بعض اوقات ستور کھے ہوئے ہوتے تھے۔ اور انہیں پر گزارہ کرتے۔ صوفی عبدالقادر صاحب کہتے ہیں کہ سولہ میل روزانہ کی اوسط سے چالیس دیہاتوں کے مابین سفر کرتے رہے۔

(تاریخ احمدیت جلد نمبر 4 ص 354)

امریکہ میں ایک صاحب احمدی ہوئے جو بہت بڑے موسیقار تھے اور اپنے وقت میں اس تیزی کے ساتھ میوزک میں ترقی کر رہے تھے کہ بہت جلد انہوں نے امریکہ کی سطح پر شہرت حاصل کر لی اور ان کے متعلق ماہرین کا خیال تھا کہ یہ ایسے عظیم الشان میوزیشن نہیں گے کہ گویا ان کو یاد کیا جائے گا کہ یہ اپنے زمانے کے بہت بڑے میوزیشن تھے۔ احمدی ہوئے تو نہ میوزک کی پرواہ کی۔ نہ میوزک کے ذریعے آنے والی دولت کی طرف لالچ کی نظر سے دیکھا سب کچھ یک منقطع کر دیا اور اب وہ درویشانہ زندگی گزارتے ہیں اور باقاعدگی کے ساتھ نماز تہجد ادا کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ کا نام لیتے ہی ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

(ماہنامہ خالد۔ جنوری 1988ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں اپنی خلافت سے پہلے کا واقعہ لکھتے ہیں کہ ”میں یہاں کس لئے آیا ہوں۔ دیکھو بھیرہ میں میرا پختہ مکان ہے اور یہاں میں نے کچھ مکان بنوائے اور ہر طرح کی آسائش مجھے یہاں سے زیادہ وہاں مل سکتی تھی مگر میں نے دیکھا کہ میں بیمار ہوں اور بہت بیمار ہوں محتاج ہوں اور بہت محتاج ہوں، لاچار ہوں اور بہت لاچار ہوں۔ پس میں اپنے ان دکھوں کے دور کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں۔ اگر کوئی شخص قادیان اس لئے آتا ہے کہ وہ میرا نمونہ دیکھے یا یہاں آ کر یا کچھ عرصہ کر یہاں کے لوگوں کی شکایتیں کرے تو یہ اس کی نظر دھوکہ کھاتی ہے کہ وہ بیماروں کو تندرست خیال کر کے ان کا امتحان لیتا ہے۔ یہاں کی دوستی اور تعلقات، یہاں کا آنا اور یہاں سے جانا اور یہاں کی بود و باش سب کچھ لا الہ الا اللہ کے ماتحت ہونی چاہئے۔ ورنہ اگر روٹیوں اور چار پائیوں وغیرہ کے لئے آتے ہو تو باہم میں سے اکثر کے گھر میں ایسی روٹیاں وغیرہ موجود ہیں پھر یہاں آنے کی ضرورت کیا ہے؟ تم اس اقرار کے قائل اسی وقت ہو سکتے ہو جب تمہارے سب کام خدا کے لئے ہوں۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جنوری 1904ء)

سچی بوٹی کی گولیاں
 NASIR
 ناصر دوا خانہ رجسٹرڈ گولیاں بازار ریلوہ
 Pti: 04524-212434, Fax: 213999

فیروز شاہ علی چیلڈرز
 اکبر بازار شیخوپورہ۔
 فون: 04931-53181
 موبائل: 0300-9488027
 رپائٹس: 54991, 042-5161681

نئی ویرانی گاڑیوں کا مرکز
 رابطہ: مظفر محمود
 فون نمبر: 5162622 - 5170255
 555A مولانا عسکرت علی روڈ۔ نزد جناح ہسپتال میل ٹاؤن۔ ایبٹ آباد

جنوڈو نیشنل لیبارٹری
 فلکس، فکس، ڈانٹ، برج، کراؤن، پورسلین ورک کیلئے
 فون: 0320-5741490
 موبائل: 0451-713878
 Email: m.johnud@yahoo78.com

AL-FAZAL JEWELLERS
 YADGAR CHOWK RABWAH
 PH: 04524-213649

نسیم چیلڈرز
 اقصی روڈ ریلوہ
 فون: 212837, 214321

انگلینڈ کے بعد الحمد للہ لاہور میں نئی برانچ کے افتتاح کی خوشی میں احمدی بہن بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت ہمارے ہاں 22 قیراط گارنی شدہ سونے کے زیورات جدید ترین ڈیزائنوں کے علاوہ سنگاپور، دہلی اور ڈائنمڈ کی ورائٹی بھی ارزاں نرخوں میں دستیاب ہے

دلہن چیلڈرز

1-Gold Palace, Defence
 Chowk, Main Boulevard,
 Defence Society, Lahore Cantt.

Dulhan Jewellers

طالب دعا: تقدیر احمد حفظا احمد
 TEL: 042-6684032 Mob: 0300-9491442

جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔“

(تذکرہ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 60)

پھر فرماتے ہیں ”جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے اس خدا کا صریح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودا ہوں۔“ (تذکرہ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 مطبوعہ لندن صفحہ 75)

آج سے ٹھیک سو سال پہلے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کو شہید کیا گیا تھا۔ اے مسیح آخرا الزمان! آپ کو مبارک ہو کہ آپ کی پیاری جماعت نے آپ کی اپنی جماعت سے امیدوں کو پورا کیا۔ آپ کو جو امیدیں اپنی جماعت سے تھیں ان کو پورا کیا۔ اور مال، وقت اور جان کی قربانی میں کبھی پیچھے نہیں ہٹے۔ اور اس کے نظارے ہمیں آج بھی نظر آرہے ہیں۔ آپ کے بعد بھی جماعت میں ایسے لوگ پیدا ہوئے۔ حضرت مسیح موعود کو فکرتھی کہ پتہ نہیں میرے بعد کیا ہو۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ کے بعد بھی ایسے لوگ پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں جنہوں نے دنیاوی لالچوں کی پروا نہیں کی اور اپنی جانیں بھی قربان کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ باپ نے بیٹے کو اپنے سامنے شہید ہوتے دیکھا اور بیٹے نے باپ کو اپنے سامنے شہید ہوتے دیکھا لیکن پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔ اور پھر خود بھی جان قربان کر دی۔

اے مسیح پاک آپ کو مبارک ہو کہ آپ کی نسل میں سے بھی، آپ کے خون میں بھی جان کی قربانی دیتے ہوئے جماعت کو بہت بڑے فتنے سے بچالیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب شہداء کے درجات کو بلند کرتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں اور ہر قربانی کے لئے ہر وقت تیار ہوں اور اپنی نسلوں میں بھی یہ جذبہ رکھیں، اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں یہ توفیق دیتا رہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 دسمبر 2003ء)

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
 زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
 اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
 وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
 تناغہ بروز اتوار

البشیرز۔ اب اور بھی سائنس ڈیزائننگ کے ساتھ
بیج
 جیولرز اینڈ بوتیک
 ریلوے روڈ ٹک ٹی نمبر 1 ریلوہ
 پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
 پتہ: شورڈون 04942-423173 ریلوہ 04524-214510

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
 86۔ جامعہ اقبال روڈ، نزدیکی شاہ ہولا ہور

خان نیم پلیٹس
 سکریٹری برٹنگ، شیلڈز، گراک ڈیزائننگ
 وکیم فارمنگ، پلسٹک، فوٹو ID کارڈز
 ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
 Email: knp_pk@yahoo.com

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
VIP ENTERPRISES
 13- Panorama Centre
 Blue Area Islamabad
 سہیل صدیقی: 2270056-2877423

KOH-I-NOOR STEEL TRADERS
 220 LOHA MARKET LAHORE
 Importers and Dealers Pakistan Steel
 Deals in cold Rolled, Hot Rolled,
 Galvanized Sheets & Coils
 Tel: 7630055-7650490-91 Fax: 7630088
 Email: bilalwz@wol.net.pk
 Talib-e-Dua, Mian Mubarak Ali

خاموش **قاتل**

ہیپاٹائٹس بی سی

لا علاج مرض
 مگر اب
 قابل علاج مرض ہے

امراض جگر۔ معدہ۔ آنت۔ گردہ اور مثانہ
 حاد اور مزمن امراض کے علاج کا
 معیاری اور جدید مرکز

وقف نو کے تمام بچوں کیلئے تمام سہولیات فری ہیں ہر قسم کی معلومات کیلئے رابطہ کریں

ماہر ایڈیو پیتھک اور ہومیو پیتھک ڈسپنسری زیر سرپرستی

ہیپا کیئر سنٹر

شان پلازہ، بالقابل P.S.O پٹرول پمپ
 ساندہ روڈ۔ لاہور 042-7113148

اوقات کار: صبح 9:00 بجے تا رات 9:00 بجے

محبت کے لئے نعت کی سیریس

جدید اور فنیسی مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائنمڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔

الفصل چیلڈرز
 سیالکوٹ
 صرافہ بازار
 پروپرائٹرز: عبدالستار فون: 0432-592316

فائن آرٹ چیلڈرز
 سیالکوٹ
 فون: 0432-588452
 پروپرائٹرز: سفیر احمد

فون: 0300-9613257
 0432-586297
 E-mail: fineart_jewellers@hotmail.com

فون: 0300-9613255
 292793
 Email: alfazal@skt.comsats.net.pk

سی بی ای نمبر 29